بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

22: چھٹکارے اور نجات کا راستہ اتباع اور بدعت سے دوری ہی ہے۔ حصہ چہارم

کن سلفیاً علی الجادۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم بات کر رہے تھے پچھلے دروس میں اس خاص موضوع کے تعلق سے "طریق الخلاص والنجاة هو بالاتباع وترك الإبتداع"، نجات کے راستے کے تعلق سے شیخ صاحب نے دو اہم باتیں فرمائی ہیں کہ نجات کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے اتباع سے اور ابتداع کو ترک کرنے سے (یا اتباع ہے یا ابتداع ہے دونوں مل نہیں سکتے اور دونوں ایک ساتھ ایک شخص میں موجود نہیں ہو سکتے یا اتباع ہے اور یا ابتداع ہے)۔

اجماع کی بات شیخ صاحب نے فرمائی اور اتفاق کا اور اجماع کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے پھر تفرقے سے منع فرمایا ہے اور ہم پہنچے تھے شیخ صاحب کے اس قول پر:

"کما قال تعالیٰ" ﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ﴾ (الشوریٰ:10)، اور اس پر بھی پچھلے درس میں ہم بات کر چکے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں "فما حكم فيه الكتاب والسنة وشهدا له بالصحة فهو الحق فماذا بعد الحق إلا الضلال" یہاں تک رُکے تھے کہ جس چیز میں کتاب اور سنت نے فیصلہ کر دیا ہے اور ان دونوں نے (کتاب اور سنت نے) گواہی دے دی ہے اس چیز کی صحت کے تعلق سے تو یہی حق ہے (حق

کا معیار سمجھ لیں کہ جس چیز کا حکم قرآن اور سنت میں ہو اور جس کی گواہی قرآن و سنت دے دیں وہی حق ہے)اور اس کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ باطل ہے ضلال ہے گمراہی ہے۔ واضح ہے؟

آگے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں" ولهذا قال تعالىٰ" (اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (النساء:59)۔ اسی آیت کے تعلق سے آگے جو الفاظ ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو اور آخرت پر ایمان لائے ہو) "أي، ردوا الفصل في الخصومات والجهالات إلى الكتاب والسنة" (اگر تم واقعی مومن ہو اور تمہارا ایمان اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر صحیح ہے تو پھر اس کا طریقہ یہی ہے جو بتایا گیا ہے یعنی "ردوا الفصل" جو بھی فیصلہ ہے اسے واپس لوٹاؤ) "في الخصومات والجهالات" (جھگڑوں میں اور جہالتوں میں)۔ کس کی طرف واپس لوٹاؤ؟ "إلى الكتاب والسنة" (کتاب اور سنت کی طرف) "ومن لايرجع إليها" (اور جو اِن دونوں کی طرف واپس نہیں لوٹتا) "في ذلك" (اُس اَمر میں یعنی فیصلہ کرنے میں جب تنازع اور اختلاف ہو) "فليس يؤمن بالله واليوم الآخر" (بس ایسا شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان لانے والا نہیں)۔

اُس کا ایمان اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر نہیں ہے سے کیا مراد ہے کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے یا "نقص فی الإیمان" ایمان میں کمی ہے؟ نفی ایمان کی ہو رہی ہے اور ایمان اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر اور دونوں ارکان ایمان میں سے ہیں اگر کسی شخص سے ان میں سے ایک کی نفی ہو جاتی ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے تو یہاں پر دو کی نفی ہے پھر بھی آپ لوگ کہتے ہیں کہ کافر نہیں ہوا تو اس کا کیا مطلب ہے؟

نفی اِلإیمان الکامل، یا نفی صحۃ اِلإیمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ خوارج نے کہا "نفی صحۃ الایمان" اس کا ایمان ہی نہیں وہ کافر ہے اور یہ ڈیپنڈ (depend) کرتا ہے کہ اس تنازع میں آپ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ کس طریقے سے کیا ہے۔

اوراس سے ملتی جلتی بات ہے ''الحكم بغير ما أنزل الله'' (اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرنا) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (المائدۃ:44)، دوسری آیت میں ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (المائدۃ:45)، اور پھر تیسری آیت میں ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (المائدۃ:47)، (کافرون ہے، ظالمون ہے، فاسقون ہے)۔ کیا کافرون سے مراد جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا وہ کافر ہے؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کافر ہے آپ کیوں کہتے ہیں کافر نہیں ہے؟

تو اس میں تفصیل ہے کیونکہ الحکم بغیر ما أنزل اللہ کی مختلف صورتیں ہیں۔ دس صورتیں ہیں چھ صورتیں کفر اکبر کی ہیں، تین صورتیں کفر اصغر کی ہیں اور ایک صورت ایسی ہے جس میں جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ بھی کرتا ہے اس کو اُجر بھی ملتا ہے جسے ہم کہتے ہیں اجتہادی غلطی۔ جب مجتہد عالم اجتہاد کرتا ہے اور اس کا اجتہاد غلط ثابت ہوتا ہے تو فیصلہ تو اس نے کیا فتویٰ نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ کے دین میں فیصلہ کیا کہ نہیں لیکن غلط فیصلہ ہوا کہ نہیں؟ کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ''إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ'' خطاء بھی ہے اُجر بھی ہے (سبحان اللہ)۔

تو اس لیے صرف یہ کہہ دینا کہ کافر ہے یہ بات غلط ہے اس لیے ایمان کی نفی کے لیے جو اہل سنت والجماعت کا طریقہ ہے اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے اور علماء کی طرف رجوع بہت ضروری ہے۔ اس لیے جو خوارج ہیں ان کے تعلق سے جو صفات آئی ہیں صحیح احادیث میں ان میں سے ایک صفت کیا ہے؟ ''حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلَامِ'' (کم عمر ہوں گے جلد باز ہوں گے، کوئی حکمت نہیں ہوگی، بے وقوفیوں اور حماقتوں کا ارتکاب کرتے رہیں گے)۔

تکفیر کے مسائل میں امت کے یہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بڑا خطرناک مسئلہ ہے بنیادی مسائل میں سے ہے ایمان اور کفر کا مسئلہ ہے اور خطرناک مسئلہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک کافر ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرتے پھرو "لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"۔ بڑا خطرناک مسئلہ ہے کیوں؟ کیونکہ تکفیر ہوتی ہے پھر تفجیر اور قتل وغارت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے پوری امت کو اس شر سے محفوظ فرمائے (آمین)۔

آپ دیکھتے ہیں کہ یہ شر بڑھتا ہوا نظر آرہا ہے اور امت کے اکثر لوگ اس کے حمایتی بھی ہیں تعجب کی بات ہے! "بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ"، یہ اسلام کی اجنبیت ہے کہ آج باطل کو حق سمجھا جارہا ہے اور جو حق کو حق سمجھتے ہیں اس کی طرف دعوت دیتے ہیں لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں وہی بُرے ٹھہرائے جاتے ہیں ان ہی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اہل الفتنۃ ہیں (یہ امت میں فتنہ چاہتے ہیں)۔

الغرض واضح الفاظ ہیں "فليس يؤمن بالله واليوم الآخر" یہ ڈیپنڈ (depend) کرتا ہے کہ اس نے جب واپس نہیں لوٹایا ہے قرآن اور سنت کی طرف تو اس نے کیوں نہیں لوٹایا؟ اس لیے کہ جو وہ سمجھتا ہے وہ اس سے بہتر ہے قرآن اور سنت سے تو کفر ہے لیکن اگر وہ یہ مجبوراً دنیا کے کسی معاملے کے لیے یا دنیا کی کسی بہتری کے لیے قرآن وسنت کے ہوتے ہوئے بھی ان کے خلاف فیصلہ کر دیتا ہے تو کیا یہ کفر ہے؟ نہیں، یہ دنیا کے لیے ہے جیسا کہ آج کے اکثر حکمران اپنی کرسی کے لیے اپنی دنیا کو بہتر کرنے کے لیے فیصلے نہیں کرتے کتاب وسنت کے مطابق تو کیا یہ کفر اکبر ہے؟

اور سیدنا عبد اللہ بن عباس حبر ھذہ الامۃ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کے تعلق سے ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ قال "كفرٌ دونَ كفرٍ"، یعنی ہر صورت میں کفر اکبر نہیں ہے کفر اصغر کی بھی صورتیں ہیں وہ بھی ذرا دیکھ لیا کریں تو ہر صورت میں کفر اکبر لازم نہیں آتا۔

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں "ثم إن الله قد ذم التفرق" (پھر بے شک اللہ تعالیٰ نے تفرقے کی مذمت فرمائی یقیناً تفرقے کی مذمت کی ہے) "ونهى عن الطرق والأسباب المؤدية إليه" (اور منع فرمایا ہر اس راستے سے اور ان اسباب سے جو ان راستوں کی طرف جاتے ہیں)۔

کون سے راستے؟ تفرقے کے راستے کی طرف جاتے ہیں، راستوں سے بھی منع فرمایا اور اسباب سے بھی منع فرمایا (سبحان اللہ)۔ راستہ تو ہمیں پتہ ہے بدعت کے کتنے راستے ہیں اور ان راستوں کے اسباب ہیں اپنے اپنے جس میں اندھی تقلید بھی شامل ہے جس میں اپنی خواہش نفس بھی شامل ہے جس میں کشف، وجد، ذوق، مختلف لوگوں نے راستے بنائے ہوئے ہیں اور مختلف اسباب بھی لوگوں کے ہیں لیکن قرآن اور سنت میں اس کی مذمت واضح ہے کہ نہیں؟ واضح طریقے سے ہے۔

"وأنه من أعظم أسباب الخذلان في الدنيا والعذاب في الآخرة" (اور یہ (یعنی جو تفرقہ ہے) بے شک تحقیق خسارے اور ناکامی کے سب سے بڑے اسباب میں سے ہے دنیا میں اور آخرت کے عذاب کا باعث ہے آخرت میں)۔ دنیا میں "الخذلان في الدنيا"، "خذلان" خسارہ ہے ناکامی ہے رسوائی ہے، دنیا کی رسوائی اور ناکامی، خسارہ اور آخرت میں عذاب الیم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

یہ تفرقہ جو ہے جس کی مذمت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں مذمت کی ہے؟ تفرقے سے بھی منع فرمایا ہے اور جو راستے تفرقے کی طرف جاتے ہیں ان سے بھی منع فرمایا ہے جو اسباب ہیں ان راستوں کی طرف جانے کے ان سے بھی منع فرمایا ہے کیوں؟ کیونکہ یہ جو

راستے ہیں مختلف راستے ہیں جو گمراہی کے راستے ہیں تفرقے کے راستے ہیں یہ دنیا میں جو بھی رسوائی اور ناکامی ہے اُن کے اسباب ہیں۔ تفرقہ ہی سبب ہے یہ غلط راستے جو تفرقے کی طرف لے جارہے ہیں یہی سبب ہے رسوائی اور خذلان (سبحان اللہ) دنیا میں۔ آخرت میں عذاب الیم کا سبب کیا ہے ؟ یہی تو ہے بدعت !

"كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ" جمعے کے ہر خطبے میں کیوں سنتے ہیں ہم خطیب کیوں کہتا ہے بار بار؟ اس لیے کہ ہمیں پتہ چل جائے کہ یہ جتنے بھی راستے ہیں یہ گمراہی کے راستے ہیں اور گمراہی ہمیشہ تفرقے میں ڈال دیتی ہے، ہدایت جمع کرتی ہے سنت جمع کرتی ہے بدعت اور گمراہی تفرقے میں ڈال دیتی ہے، توحید جمع کرتی ہے اکٹھا کرتی ہے شرک تفرقے میں ڈال دیتا ہے۔ کوئی ثبوت جانتا ہے ؟ واقع کو دیکھ لیں آپ جو صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں وہ سب ایک ساتھ ہیں کہ نہیں؟ جو شرک کرتے ہیں کوئی پکارتا ہے علی کو، کوئی پکارتا ہے حسین کو، کوئی پکارتا ہے اجمیر والے کو، کوئی پکارتا ہے پنجتن پاک والے کو۔ یہ کتنے لوگ ہیں اور کتنا تفرقہ ہے !

دور جاہلیت میں دیکھ لیں آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اور صحابہ کرام کسے پکارتے تھے ؟ ایک اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے۔ مشرکین عرب کیا کرتے تھے ؟ کوئی لات کو پکارتا تھا، کوئی عزیٰ کو پکارتا تھا، کوئی منات کو پکارتا تھا، کوئی وڈ، کسی کے لیے سواع، کسی کے لیے یعوق، یغوث، نسر، ہبل کتنے ہیں تفرقے میں تھے کہ نہیں؟!

توحید جوڑتی ہے اور شرک توڑتا ہے، سنت جوڑتی ہے بدعت توڑتی ہے، اور ہدایت جوڑتی ہے اور گمراہی توڑتی ہے (سبحان اللہ)۔ آگے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"قال تعالیٰ" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا﴾ (آل عمران: 105-106) (اور نہ ہونا ان لوگوں کی طرح جو فرقے فرقے بٹ گئے) ﴿وَاخْتَلَفُوا﴾ (اور اختلاف کیا) ﴿مِنْ بَعْدِ

مَا جَآءَهُمُ الۡبَیِّنٰتُ﴾ (اس کے بعد کہ ان کو بینات پہنچیں (واضح کھلے کھلے دلائل پہنچے ہیں)) ﴿وَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ﴾ (اور ان ہی کے لیے عذاب عظیم ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین)) ﴿یَّوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ﴾ إلی آخر الآیۃ، (جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے کالے سیاہ ہوں گے)"قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما"(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں)"تبیض وجوه أهل السنة والجماعة"(سفید چہرے ہوں گے (کس کے؟) أہل السنۃ والجماعۃ)"وتسود وجوه أهل البدعة والفرقة"(اور کالے سیاہ چہرے ہوں گے یا کالے سیاہ چہرے ہو جائیں گے (کس کے؟)"أهل البدعة والفرقة"بدعت اور تفرقے والے (سبحان اللہ))۔

اُس دور میں اسلام تھا مسلمان تھے کہ نہیں اہل کفر بھی تھے کہ نہیں؟ لوگ کہتے ہیں آپ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہا کرو کہ ہم صرف مسلمان ہیں یہ جو دوسرے تیسرے نام ہیں یہ آپ لوگوں کے ایجاد کردہ نام ہیں۔ کوئی پوچھے تم کون ہو؟ کہو میں مسلمان ہوں بس اس سے آگے مت کچھ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿هُوَ سَمّٰىكُمُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ﴾ (الحج:78) (اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے)۔ (یہ آیت کریمہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سنی کہ نہیں سنی کیا خیال ہے؟!)۔

کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ﴾ (آل عمران:102) یہ تو نہیں فرمایا "أنتم وہابیون، یا أنتم اہل الحدیث، یا أنتم فلاں اور فلاں" کیا فرمایا ہے؟ ﴿اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ﴾۔

تو یہ کہاں سے نام آئے ہیں یہ ہمارے ایجاد کردہ نام ہیں؟! کس نے کہا ہے سب سے پہلے ﴿يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ﴾ "أهل السنة والجماعة"؟ یہ کیوں نہیں کہا مسلمانوں کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل کفر کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے؟ کہہ سکتے تھے کہ نہیں کس نے روکا ہے؟

کیونکہ مسلمانوں میں اہل بدعت شامل تھے کہ نہیں اُس زمانے میں موجود تھے کہ نہیں؟

"بدعۃ القدریۃ" صحیح مسلم کی پہلی روایت دیکھ لیں آپ کہ دو شخص آتے ہیں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوتی ہے اور عرض کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بصرہ سے آتے ہیں وہاں پر ایسے لوگ ہم نے دیکھے ہیں جو قرآن بھی پڑھتے ہیں اچھا عمل بھی کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں تقدیر نہیں ہے تقدیر کا انکار کرتے ہیں (معبد الجہنی نام لکھا ہوا ہے دیکھ لیں روایت میں)۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا فرمایا ہے کہ امت میں تفرقے کا باعث بنتا ہے خاموشی اختیار کرو کیوں نام لے رہے ہو تم؟! امت کو اکٹھا ہونا ہے نا! کیا فرمایا اگر ان سے ملاقات ہو تو کیا کہو؟ میں اُن سے بَری ہوں وہ مجھ سے بَری ہیں (برأت کا اظہار)۔

کس سے برأت کا اظہار ہو رہا ہے؟ اہل بدعت سے (سبحان اللہ، واضح منہج ہے) واضح ہے۔ آج ہم اگر کسی کا نام لے کر بات کرتے ہیں کہ فلاں کی غلطی ہے اس کو نصیحت کرتے ہیں غلطی کا رد کرتے ہیں تو کہتے ہیں یہ امت میں تفرقہ چاہتے ہیں نام نہ لیا کرو، کہو بعض لوگوں نے کہا بعض لوگوں نے کہا۔ "بعض لوگوں" بھی کہتے ہیں نام بھی لیتے ہیں جب بتانا چاہیں لوگوں کو کہ بعض لوگ کون ہیں، ہر گروہ کہتا ہے نہیں! ہم نہیں ہیں اس میں وہ ہے۔ اشارہ اُس طرف کرتے ہیں اُس طرف کرتے ہیں، جب نام سنتے ہیں تو پیروں تلے زمین نکل جاتی ہے ہائیں! یہ تو ہماری بات ہو رہی ہے۔ آج وقت آیا ہے کہ جب تک نام نہیں لیا جاتا لوگوں کو سمجھ نہیں آتی وہ سمجھنا نہیں چاہتے۔ آج جو تفرقے کا زمانہ ہے آج جو بدعات اور خرافات عروج پر ہیں اگر آج ہم نہیں بولیں گے تو کب بولیں گے بتائیں مجھے؟! کیا صحابہ کرام تفرقہ کرتے تھے؟

اور یہ مجھے بتائیں یہ کس نے کہا ہے کہ امت میں تفرقہ نہیں ہوگا؟ تفرقہ ہوگا کہ نہیں ہوگا تہتّر فرقے ہوں گے کہ نہیں ہوں گے؟ یہ ہم نے تہتّر فرقے بنائے ہیں یہ ہمارے سبب سے ہیں؟! فرقے تو ہونے ہیں اب ان تہتّر فرقوں نے جو ہونے ہیں سارے حق پر ہیں تو پھر خاموشی اختیار کرو اگر اکثریت باطل پر ہے تو پھر بتانا چاہیے کہ نہیں؟ جو باطل نہیں چھوڑنا چاہتا اس کی غلطی ہے یا جو حق کی طرف بلا رہا ہے اس کی غلطی ہے؟ تفرقہ کون چاہتا ہے جو باطل پر قائم ہے یا جو حق پر قائم ہے؟ عجب بات ہے! لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں اہل بدعت بدعت نہیں چھوڑتے اور اہل باطل، باطل نہیں چھوڑتے اور پھر ان کو نصیحت کی جاتی ہے وہ سنتے نہیں جب منع کرتے ہیں لوگوں کو کہتے ہیں دیکھیں امت میں تفرقہ چاہتے ہیں!

امت میں تفرقہ وہ نہیں چاہتے جو بدعت پر قائم ہیں باطل پر قائم ہیں اور جو حق کی طرف بلا رہے ہیں دلیل کے ساتھ روشن منہج سامنے لے کر آرہے ہیں سلف کے اقوال سامنے لے کر آرہے ہیں کہتے ہیں کہ امت میں تفرقہ چاہتے ہیں اہل فتنہ ہیں! (سبحان اللہ)۔ دیکھیں ترازو کیسے الٹ پلٹ ہو گیا وجہ کیا ہے؟! الجہل سب سے بڑی وجہ ہے، آج امت میں جہالت ہے تو حق اور باطل دونوں خلط ملط ہو گئے ہیں۔

واللہ! جب علم کا نور ہوتا ہے نا تو حق اور باطل الگ الگ جدا جدا ہو جاتے ہیں، ﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ (الاسراء:81)۔ حق کب سمجھ میں آئے گا؟ بغیر علم کے حق سمجھ میں آسکتا ہے؟! اگر واللہ! بغیر علم کے کچھ سمجھ میں آجاتا تو کلمہ توحید تھا، پڑھ لو کلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمے کے نور سے تمہیں علم آگیا بات ہی ختم تھی، نہیں! لیکن کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے؟ ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد:19)۔ اگر کلمہ توحید بغیر علم کے ممکن نہیں ہے تو پھر شریعت کا وہ کون سا مسئلہ ہے جو بغیر علم کے آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں؟!

کیا خیال ہے کلمے کی برکت مبارک ہے کلمہ کہ نہیں کلمۃ الطیبۃ ہے کہ نہیں ہے؟ تو کیوں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ کیا وجہ ہے؟ اس لیے کہ یہ شریعت کی بنیاد ہے کلمہ توحید اور

شریعت کی بنیاد علم پر قائم ہے ممکن ہی نہیں ہے کہ اس میں جہالت کی کہیں کوئی ذرّہ برابر بھی گنجائش ہو، اور واللہ جب سے جہالت نے اس امت میں کام کیا ہے امت اس دن سے تفرقے میں پڑی ہے اور آج تک یہ تفرقے بڑھتے جارہے ہیں۔

معبد الجہنی تقدیر کا منکر اور بعد میں جہم بن صفوان اور واصل بن عطاء، عمرو بن عبید اور یہ دیگر جو لوگ نکلے ہیں کہاں سے مار کھائی ہے ان لوگوں نے مجھے بتائیں ؟ بہترین زمانہ تھا علم کا زمانہ تھا، نہیں! مار کہاں سے کھائی ؟ جہالت سے مار کھائی ہے۔ عجب بات ہے کہ علم کے ہوتے ہوئے بھی جہالت کا انکار ہے کہ نہیں! جہالت کا انکار ہوتا ہے۔ کب ؟ جب علماء سے جدائی اختیار کی جاتی جب علماء کی نصیحت حاصل نہیں کی جاتی، جب علمائے حق کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ متشددین ہیں یہ سختی کرنے والے ہیں یہ اہل الفتنۃ ہیں یہ امت میں تفرقے کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کو پھر علماء سے دور کر دیتے ہیں۔ لوگ علماء دور ہو گئے کیا بچے گا ؟ ''رُءُوسًا جُهَّالًا'' (ایسے لوگ ہوں گے معروف ہوں گے لیکن جاہل ہوں گے لوگ اُن کے پیچھے لگ جائیں گے)۔

لوگوں نے لگنا ہے پیچھے یاد رکھیں اگر ان علماء کے پیچھے نہیں لگیں گے تو پھر جاہلوں کے پیچھے لگیں گے اور پھر نتیجہ کیا نکلے گا تفرقہ ہو گا کہ نہیں ہو گا ؟! اب قصور اُن کا ہے جو لوگوں کو توحید کی طرف بلا رہے ہیں سنت کی طرف بلا رہے ہیں، صحیح روشن حق سلف کے منہج کی طرف بلا رہے ہیں جو اُن کا جمع کرنا چاہتے ہیں ان کا قصور ہے یا جنہوں نے اپنی اپنی جماعتیں بنائی ہوئی ہیں ؟ یاد رکھیں ہر جماعت کا بانی ہے کہ نہیں ؟ لیڈر ہے، بانی ہے، نظریات ہیں، کتابیں لکھی گئی ہیں اور ان کے لیے الولاء والبراء بھی قائم ہے کہ نہیں ؟ اسے تحزب کہتے ہیں دین میں یہ حزبی ہیں۔ متحزب تفرقہ ہے کہ نہیں ؟ (سبحان اللہ)۔

اہل حدیث، سلفی، اہل الاثر ان کا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی لیڈر جانتے ہیں ؟ کون بانی ہے اچھا کوئی ایک نام تو بتا دیں ؟ سیدنا ابو بکر صدیق بانی ہیں سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہما)

بانی ہیں کون بانی ہے ؟(سبحان اللہ)۔ہسٹری میں کہیں پر کوئی نام آیا ہے جس کے پیچھے سارے مل کر یہ چلے ہوں ؟جب سلف الصالح کہا تو پھر سارے کے سارے شامل ہیں، قرآن ہے صحیح حدیث ہے اور فہم السلف ہے یہ ہمارے آگے ہیں ہم اِن کے پیچھے ہیں اور جو کوئی اس کے پیچھے چل رہا ہے وہ فرقۃ الناجیۃ میں سے ہے۔"عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" کس کا فرمان ہے ؟ابھی آگے آئے گا شیخ صاحب حفظہ اللہ اس کی طرف دوبارہ اشارہ کریں گے۔ تفرقہ پھر کون چاہتا ہے بہتّر والے یا "عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" آخری والا آیئے دیکھتے ہیں۔

یہ جو اُثر ہے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ابن کثیر میں بھی موجود ہے اور شرح اصول السنۃ اللالکائی (رحمۃ اللہ علیہ) کی تصنیف میں بھی موجود ہے، دونوں جگہ پر موجود ہے معروف اُثر ہے۔

"وقال تعالیٰ"(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ﴾ (الانعام:159)(بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا)۔پھر فرقے کی بات بار بار آئی ہے سنیں ذرا۔﴿وَكَانُوا شِيَعًا﴾ (اور الگ الگ حزب ہوگئے گروہ ہوگئے)﴿لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾ (آپ کا ان سے کوئی معاملہ نہیں ہے کوئی تعلق نہیں ہے)﴿إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ﴾ آپ کا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے اُن کا معاملہ کس کے سپرد ہے ؟﴿إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ﴾۔﴿ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (پھر اللہ تعالیٰ ان کو خبر دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے)۔

"وقال صلى الله عليه وسلم"(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)"أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ"(یہ سن لو کہ تم لوگوں میں سے جو پہلے اہل کتاب تھے)"افْتَرَقُوا"(فرقے فرقے میں بٹ گئے تھے فرقوں میں الگ الگ ہو گئے تھے)"عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً"(بہتّر ملتوں میں)"وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ"(اور بے شک یہ امت)"سَتَفْتَرِقُ"(عنقریب تفرقوں میں بٹ جائے گی(اس کے بھی فرقے فرقے بن جائیں گے عنقریب))۔کتنے ؟"عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً"(تہتّر ملتوں میں)"اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي

النَّارِ''(بہتّر آگ میں جہنم میں)''وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ''(اور ایک جنت میں)''وَهِيَ الْجَمَاعَةُ''(اور یہ ایک فرقہ ہے کون سا؟''الْجَمَاعَةُ'' جماعت)۔اسے احمد،ابوداود نے روایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ۔

تہتّر فرقے، بہتّر جہنم میں ایک جنت میں نشانی کیا ہے ؟''الْجَمَاعَةُ''۔ جو جمع ہوں گے یا تفرقے ہوں گے ؟''الْجَمَاعَةُ'' جماعت۔توحید جوڑتی ہے، سنت جوڑتی ہے، ہدایت جوڑتی ہے، منہج السلف جوڑتا ہے۔ الجماعۃ کیا ہے ؟یہی لوگ ہیں یہ پہچان ہے۔اور جو ان کی ضد ہیں وہ جماعۃ کبھی ہو نہیں ہو سکتے۔واضح ہے کہ نہیں؟

''فقد أخبر النبي صلى الله عليه وسلم''(شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں تحقیق اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی(یہ خبر دی))۔کون سی خبر؟''بافتراق أمته على ثلاث وسبعين فرقة''(کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت جو ہے وہ تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی)''اثنتان وسبعون في النار''((اور یہ بھی خبر دی ہے صرف تفرقے کی خبر نہیں دی ذرا خبر پوری سنیں کہ امت میں تفرقہ ہوگا خبر دی ہے۔کب؟عنقریب۔کتنے؟تہتّر فرقے)اُن میں سے بہتّر فرقے کہاں ہیں؟جہنم میں)۔

تفصیل دیکھیں آپ ذرا اور تفصیل پر غور کریں ذرا اتنا کافی تھا ہمارے لیے کہ تہتّر فرقے ہوں گے ڈر لگتا ہے کہ نہیں؟!کیا خیال ہے ہم سب ایک ہیں؟امت میں تہتّر فرقے ہوں گے خوشخبری ہے یہ یا بُری خبر ہے؟ امت میں تفرقہ کوئی اچھی خبر تو نہیں ہے نا بُری خبر ہے نا!پھر آگے بہتّر جہنم میں اُس سے بڑھ کر مصیبت ہے کہ نہیں ارے بہتّر جہنم میں؟!پرسنٹیج کتنی بنتی ہے تہتّر میں سے بہتّر جہنم میں؟!

''وَ واحدة في الجنة''(اور ایک جنت میں)''والتي في الجنة''۔کوئی نشانی بتائی ہے یا چھوڑ دیا ہے کہ خود جا کر دیکھو؟نشانی ایک نہیں دو نشانیاں ہیں،ایک حدیث میں''الْجَمَاعَةُ''، شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں''والتي في الجنة هي التي قال عنها النبي صلى الله عليه و سلم''(جو جنت میں ہے اسی کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)''مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''(جس پر میں اور میرے صحابہ

ہیں)۔ کیا خیال ہے واضح ہے کہ نہیں جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں؟ عجب بات یہ ہے کہ بعض لوگوں نے کہا اس حدیث پر کلام کیا گیا ہے یہ روایات جو ہیں ضعیف روایات ہیں! محدثین کے نزدیک یہ روایات جب ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں تعدد الطرق سے حسن درجے پر فائز ہیں اور حسن صحیح درجے پر ہوتی ہیں صحیح احادیث ہیں کیونکہ ان کے مخالف کوئی دوسری روایت نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ اس سے زیادہ صحیح حدیث مخالف ہے تو پھر وہ محفوظ اور یہ شاذ ہے۔ واضح ہے؟ پہلی بات یعنی سنداً صحیح ہے۔

دوسری بات کہ امت کا واقعہ گواہ ہے کہ نہیں؟ اگر آج امت میں تفرقے نہ ہوتے ہم سب ایک ہوتے اور پھر ہم کہتے کہ یہ حدیث کہاں سے آگئی بھئی امت میں ابھی تک تو نہیں ہے چلو ہو سکتا ہے آگے آئے، پھر تو بات ہو سکتی تھی۔ امت کا واقعہ امت کی حالت گواہی دے رہی ہے چیخ چیخ کر گواہی دے رہی ہے! اگر امت کی آج زبان ہوتی وہ بولنے والی ہوتی تو کیا کہتی؟ میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ان مسلمانوں نے (نہیں؟)۔

الغرض، جن لوگوں نے طعن کیا ہے وہی ہو سکتے ہیں جن کے اندر کوئی نہ کوئی خرابی موجود ہے۔ کس طریقے سے فرقوں کو بنایا ہوا ہے اب جو فرقے میں خود مبتلا ہو چکا ہے، حزب میں اب وہ خود اس کا ممبر (حصہ) بنا ہوا ہے اس کو تو بُری لگے گی بات یا اچھی لگے گی کیا خیال ہے؟! اگرچہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں بھی صحابہ کرام کے راستے پر ہوں ایک سوال کر دیں کیا صحابہ کرام نے یہ کیا ہے جو تم کر رہے ہو؟ نہیں کیا۔ تو پھر کیسے اُن میں سے ہو کیا خیال ہے؟! یہ جو تکفیر اور تفجیر ہو رہی ہے صحابہ کرام نے کی تھی؟ ایک مجھے مثال دکھا دیں کہ کسی صحابی نے کسی مسلمان کا ناجائز خون کیا ہو ایک کا؟

آپ لوگ تو بم بلاسٹ کر دیتے ہو کتنے لوگوں کو مار دیتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ مجبوری تھی ہماری! اچھا کیا مجبوری تھی جناب تمہاری؟ کہتے ہیں کیسے مار سکتے ہیں کافروں کو ہم حکمران کے سر پر کافر بیٹھے ہیں پہلے ان سے نمٹ لیں حکمران تک پہنچنے کوئی دیتا نہیں ہے، پولیس فورس ہے پھر سکیورٹی سسٹم ہے پورے کا پورا

جس میں فوج بھی ہے جس میں بہت سارے سکیورٹی کے ادارے ہیں یہ سامنے آجاتے ہیں ابھی ان سے نمٹنا ہے اور پھر دیکھیں گے کافر کو، پھر ان سے نمٹنے کے لیے عوام الناس بھی ہوتے ہیں اب وہ بے چارے سامنے آجاتے ہیں تو ہم کیا کریں؟!(یہ اُن میں سے جو اچھے ہیں وہ کہتے ہیں اپنا کوئی عذر پیش کرتے ہیں بے چارے کچھ ہے تو نہیں نا)۔ اور بعض کھلم کھلا کہتے ہیں کہ جو بیچ میں مرتے ہیں وہ بھی تو انہیں کوئی ووٹ دینے والے ہیں وہ بھی تو اس حکومت کے سپورٹر (Supporter) ہیں وہ بھی تو اللہ تعالیٰ نازل کردہ فیصلے کے خلاف جو فیصلے ہیں اور ان کو حق سمجھ بیٹھے ہیں (یعنی ان کی سزا یہی درست تھی (سبحان اللہ))۔

معروف صحابی سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما میدان جنگ میں کھڑے ہیں (صحیح بخاری کی روایت ہے) ایک کافر نے کئی مسلمانوں کو قتل کیا ہے آنکھوں کے سامنے دیکھا بڑا بہادر کافر تھا۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا آمنا سامنا ہوا زور سے تلوار ماری اور تلوار ہاتھ سے گر گئی کافر کے۔ عمر کتنی تھی؟ سترہ (17) سال سے کم تھی (آج ہمارے جوان سن لیں یہ وہ جوان صحابی، آج ہمارے بچے چالیس (40) سال کے بھی ہوتے ہیں اب اس جوان کو دیکھیں آپ جس کا بچپنا ختم ہو گیا اب مرد ہے مرد مومن جسے کہتے ہیں)۔ کئی بڑے صحابہ کو قتل کیا اس بندے نے کافر ظالم نے اب جب سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہما نے تلوار کا وار کیا اس کی تلوار ہاتھ سے گر گئی جب دوبارہ مارنے کی کوشش کی تلوار اٹھائی اس شخص نے کہا لا إلہ إلا اللہ۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے رہا نہ گیا آنکھوں کے سامنے صحابہ کو قتل کرنے والا شخص اور میرے اوپر بھی تلوار اٹھانے والا شخص جب تلوار ہاتھ سے گری مغلوب ہوا جھوٹ ہی تو بولنا تھا اس نے اور کیا کرنا تھا تو سوچ رہے ہیں سیکنڈ میں ابھی فیصلہ کرنا ہے ابھی تلوار مارنی ہے کہ نہیں مارنی! (یہ کوئی عام بات نہیں ہے کہنا آسان ہے میدان موت میں کھڑے ہیں میدان جنگ میں کھڑے ہیں کوئی ائیر کنڈیشن نہیں چل رہا آرام سے نہیں بیٹھے کہ ذرا سوچنے کا موقع دیں میں سوچوں کہ تمہارے ساتھ کیا کرنا ہے)۔ فوراً فیصلہ کرنا ہے یا مارنا ہے یا مرنا ہے (نہیں؟)۔ مشکل ہے کہ آسان ہے؟ بہت مشکل ہے۔ فیصلہ کیا اجتہادی غلطی

ہوئی صحابی ہے بشر ہے تو قتل کر دیا اسے۔ خبر ملی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو بلایا سیدنا اسامہ (رضی اللہ عنہما) کو۔

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہما کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابی کے پیارے بیٹے حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں پلے ہیں۔ پہلے منہ بولے بیٹے تھے جب اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں رہے اور ان کے بیٹے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش میں رہے (سبحان اللہ)۔ بڑا پیار کرتے تھے یہاں تک معروف روایت جس میں خزاعی عورت نے چوری کی تھی تو سفارش کے لیے کس کو کہا تھا؟ سیدنا اسامہ (رضی اللہ عنہ) سے جا کر کہا کہ آپ ذرا سفارش کر دیں ہاتھ نہ کاٹیں۔ سیدنا اسامہ کو کیوں دیکھا سیدنا ابو بکر تھے سیدنا عمر تھے (رضی اللہ عنہم) اور دوسرے بھی تو تھے نا؟! کیونکہ پتہ تھا کہ بہت محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے۔

سنیں ذرا محبوب صحابی کے تعلق سے جب ایک شخص جس نے کلمہ پڑھا ایک مرتبہ زندگی میں کلمہ پڑھا اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ نہ دیا ایک نماز نہ پڑھی اس شخص نے ایک کلمہ پڑھا اس شخص نے بس وہ بھی تلوار کے سامنے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے اسامہ! تو نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا" أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "؟! سیدنا اسامہ (رضی اللہ عنہ) عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص نے تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں" أَشَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ؟ "(کیا تو نے اس کا سینہ چیر کر دل کھول کر دیکھا کہ اس نے زبان سے کلمہ پڑھا یا موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا؟)۔ اگرچہ ظاہراً یہ ہے کہ نہیں لیکن کلمہ توحید ہے ایک شخص نے کہہ دیا لا اِلٰہ اِلا اللہ وہ گواہی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں آج کے بعد

میرا سچا معبود صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے بات ختم ہو گئی! یہ عظیم کلمہ جو ہے یہ جان کو محفوظ کر دیتا ہے خون کو بہنے سے محفوظ کر دیتا ہے عزت کو مال کو محفوظ کر دیتا ہے یہ طاقت ہے کلمے کی اگر آج ہمیں کوئی قدر ہے! سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو بڑا شدید جھٹکا لگا پھر عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص نے فلاں فلاں (نام لیے بعض صحابہ کے) کو قتل کیا، جب تلوار اٹھائی تلوار گری تب موت کے ڈر کی وجہ سے اس نے کلمہ پڑھا۔ سنیں ذرا آخر میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (متفق علیہ حدیث ہے) "اے اسامہ تو کیا کرے گا جب لا اِلٰہ اِلا اللہ قیامت کے دن تیرے اوپر حجت قائم کرے گا کیا کرے گا اس دن؟!"۔

محبت تھی کہ نہیں (سبحان اللہ) لیکن جب حق کی بات آتی ہے کسی مسلمان کا قتل کیا جاتا ہے ناحق قتل کیا جاتا ہے غصہ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے پیارے پر! بھئی میری اور آپ کی کیا حیثیت ہے اگر ہمارا حال آج اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ لیتے خوش ہوتے؟! ایک بم بلاسٹ میں وہ لوگ جو مسجد سے نکل رہے ہیں یا مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں (دیکھیں ذرا کمپیئر (compare) تو کریں دونوں صورتوں کو کہ وہاں پر کافر تھا قتل کیا مسلمانوں کا موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا، اگرچہ موت کے ڈر سے بھی تھا کلمہ تو پڑھا نا سجدہ ایک نہیں کیا) یہاں پر مسجد کے اندر گھس کر بم بلاسٹ ہوتا ہے نمازیوں کو قتل کر دیا جاتا ہے کہتے ہیں یہ جہاد ہے! سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کا جہاد تھا کہ نہیں؟ کیا یہ قتل جہاد میں شمار ہوا کیا خیال ہے؟ دیکھیں جہالت کیا کام کرتی ہے!

((اِنا للہ و اِنا اِلیہ راجعون) اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے اور پوری امت کو ان اصحاب الشرور اور شر پسندوں سے محفوظ فرمائے (آمین))۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "وإن من أسباب هلاك الأمم السابقة" ((اب سنیں ذرا) اور بے شک سابقہ امتوں کے ہلاکت کے اسباب میں سے) "هو التفرق وكثرة الإختلاف"۔

ہم سے پہلے امتیں تھیں کہ نہیں تھیں کیا خیال ہے؟ سب سے بہترین امت ہم سے پہلے کون سی تھی؟ اہل الکتاب تھے بنی اسرائیل تھے ﴿فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (البقرۃ:47) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہاں ہیں آج اِن ہی کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾ (البقرۃ:61) (ذلت، رسوائی، محتاجی لکھ دی گئی)۔

لکھی دی گئی یعنی مٹنے والی نہیں ہے! کہاں تھی فضیلت والی امت بہترین امت اور کہاں پر ذلت اور رسوائی لکھ دی گئی ہے محتاجی لکھ دی گئی ہے کیوں؟! ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ (الرعد:11)۔ بہترین امت تھی اپنے رسول کی نافرمانی کرتے رہے بڑھتے گئے بڑھتے گئے بعض رسولوں کو قتل بھی کیا۔ ﴿قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾ (البقرۃ:93) نہیں کہا؟ نتیجہ کیا نکلا؟ ﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾۔

﴿إِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ﴾ (محمد:38)، یہ منہ موڑنا جو ہے یہ بڑا جرم ہے حق سے منہ موڑنا۔

ہلاک ہوئیں امتیں اسباب کیا تھے؟ بہت سارے تھے ان میں سے شیخ صاحب ایک سبب بیان کر رہے ہیں کہ سابق امتوں کی ہلاکتوں کی وجہ اسباب "هو التفرق وكثرة الإختلاف" (تفرقہ اور کثرت سے اختلاف ان کے بیچ میں پایا گیا)۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى﴾ (الحشر:14) کس کے تعلق سے فرمایا ہے؟ یہودیوں کے تعلق سے یہی بنی اسرائیل تھے ان کا اختلاف اور جو تفرقہ ہے اتنا گہرا ہو چکا تھا اور انتہا کو پہنچ چکا تھا یہاں تک کہ ان کے دل جدا ہو چکے تھے اور دیکھنے والا یہ سمجھتا تھا کہ سب ایک ہیں۔ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے جب دل جدا ہو جاتے ہیں تو پھر ظاہری اتفاق کا نقصان زیادہ ہوتا ہے! کیا

خیال ہے صحیح ہے کہ نہیں کس نے کہا؟اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نا﴿تَحۡسَبُهُمۡ جَمِيعٗا وَقُلُوبُهُمۡ شَتَّىٰ﴾(سبحان اللہ)۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں"لا سيما الإختلاف في الكتاب المنزّل عليهم"۔اچھا یہ جو اختلاف ہوا جو دل دور ہوئے کیوں ہوئے ؟اختلاف کس چیز میں ہوا صرف شکل و صورت پسند نہیں تھی آنکھیں پسند نہیں تھیں، بولنے کا انداز پسند نہیں تھا، چلنے کا انداز اچھا نہیں تھا دنیاوی مسئلے میں کوئی ان کا اختلاف ہوا تو اس لیے دوری ہوگئی دل دور ہوگئے ؟ نہیں !اس کے پیچھے ایک راز ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں"لا سيما الإختلاف في الكتاب المنزّل عليهم" (خاص طور پر ان کا اختلاف اس کتاب میں جو ان پر نازل کی گئی(التورات و الانجیل))۔تورات نازل ہوئی تو پہلے دن سے ہی جب تورات لے کر آئے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور کہا﴿خُذُوا﴾(البقرۃ:93)((الکتاب)لو پکڑو تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب دی ہے تمہاری بہتری کے لیے تمہارئی بھلائی کے لیے)۔انہوں نے کہا کہ پہلے سناؤ تو سہی ہے کیا اس میں ہم کیسے لے لیں اسے ؟(سبحان اللہ)۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تمہاری بھلائی کے لیے ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھلائی ہی نازل فرمائی ہے تمہاری خیر ہے تمہارے عافیت ہے۔کہتے ہیں نہیں !پہلے سنیں گے۔جب سنا﴿قَالُوا سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا﴾ (إنا للہ وإنا إليہ راجعون)۔ایک پہاڑ سامنے تھا اسے اٹھایا(معجزہ تھا)اور وہ ان کے سر پر یوں کھڑا ہو گیا"اب لیتے ہو یا پہاڑ گراؤں "۔کہتے ہیں اب لیتے ہیں(جب یہ پہاڑ سر پر ہے اگر یہ اوپر گر گیا تو کیا چھوڑے گا ہمارا یہ اب ہم مانتے ہیں)۔

پھر کچھ عرصے کے بعد انہوں نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے پھر گزارش کی ہے کہ اب ہم نے مان لیا ہے اب یہ پہاڑ سر سے تو ہٹ جائے گا اب ہم عمل کر رہے ہیں کہ نہیں ؟(سبحان اللہ)۔پھر وہ پہاڑ ہٹا پھر کچھ عرصہ عمل کیا پھر تفرقہ ہوا، اتنا تفرقہ ہوا کتاب میں اللہ کی نازل کردہ کتاب تورات میں اور بعد میں انجیل میں کہ اس میں اپنے ہاتھوں سے لکھ لکھ کر شامل کر دیا، جو کسی چیز کو اچھا سمجھتا تھا لکھ دیا اس کے اندر

کہ یہ اللہ کا فرمان ہے، کسی اور کو کچھ اور اچھا لگا تو اس نے اور لکھا دیا کہ یہ اللہ کا فرمان ہے۔ اور نسبت کس کی طرف؟ اللہ تعالیٰ کی طرف! دیکھیں بد بختی دیکھیں! ﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ﴾ (البقرۃ:79) (اپنے ہاتھ سے لکھا ویل ہے ان کے لیے)۔ یہ ویل آخرت میں ہے صرف دنیا میں کیا نتیجہ تھا؟ ذلت اور رسوائی۔ تفرقہ پہلے ہوا تفرقے کی ابتداء کی بنیادی وجہ کتاب میں تھی۔

"وقد حذرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔ یہ جو باتیں بتا رہا ہوں قرآن مجید میں ہیں یہ پہاڑ کی باتیں سورۃ البقرۃ میں۔ ہم نے پڑھی ہے سورۃ البقرۃ یا نہیں پڑھی کبھی؟ کیا خیال ہے سمجھی ہے کبھی؟ یہ پیغام پہلے سنا تھا نہیں سنا تھا؟ کیوں نہیں سنا تھا؟ ہم قرآن ختم کرنا تو جانتے ہیں کاش یہ سمجھنا بھی جانتے ہوتے! اگر سمجھ لیتے تو کیا جو غلطی انہوں نے کی ہے ہم کبھی جرأت کرتے وہ غلطی کرنے کی؟!

آج امت میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ نہیں جو اللہ کے کلام میں تحریف کر رہے ہیں تاویل کے نام پر؟ کیونکہ لفظ کو تبدیل تو نہیں کر سکتے نا کیوں؟ ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر:9)، مسلمات میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اُن کو پتہ ہے کہ ایک زیر زبر میں فرق ہوتا ہے تو پکڑے جائیں گے تو یہاں جرأت نہیں کی لیکن معنی میں تبدیل ہو رہا ہے کہ نہیں؟ آج امت میں اختلاف قرآن مجید جو ہم پر نازل ہوئی کتاب اس میں ہے کہ نہیں؟

وہاں سے اختلاف کی ابتداء ہوئی ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰہٰ:5) اور رحمٰن عرش پر مستوی ہوا (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے) معتزلہ نے کیا کہا؟ ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ پڑھا استویٰ قرآن مجید میں استولیٰ پڑھنے کی تو ان کو جرأت نہ ہوئی لیکن کہا استویٰ کا معنی ہے استولیٰ (قابض ہوا)۔

عربی زبان میں ایک نصرانی کا شعر ہے اخطل کا جس میں انہوں نے استویٰ کا معنی استولیٰ میں بیان کیا ہے یا استولیٰ کا معنی استویٰ میں بیان کیا ہے "استوى بشر على العراق، من غير سيف أو دم مهراق" (ایک

شخص نے حملہ کیا عراق پر اس پر قابض ہو گیا، بغیر تلوار کے اور بغیر خون بہانے کے)۔ قابض ہو گیا، کہتا ہے کہ استویٰ عربی زبان ہے اب جب بشر استویٰ ہو گیا تو پھر قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا تو اب استویٰ کا معنی کیا ہے؟ استولیٰ۔

ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ اپنے بارے میں فرمارہے ہیں ﴿اَلرَّحۡمٰنُ﴾، لفظ الرحمٰن ہے (ربک نہیں، ربھم نہیں، اللہ نہیں)، اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طلبگار ہو پھر تمہیں شرم آنی چاہیے اپنی طرف سے تحریف نہ کرنا اس کو ایسے ہی رہنے دینا ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى﴾ ۔استولیٰ کیوں نہیں فرمایا مشکل ہے؟! اگر استویٰ، استولیٰ ایک جیسا ہوتا تو پھر استولیٰ فرمادیتے اللہ تعالیٰ جھگڑا ختم تھا ہمارا کہ نہیں جھگڑا ہوتا! کیا اللہ تعالیٰ امت میں تفرقہ چاہتے ہیں (نعوذ باللہ)؟ نہیں! ﴿وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا﴾ (آل عمران:103) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ نہیں؟ پھر اس اعتصام اور اس اجتماع کے تفرقے سے دوری اختیار کرنے کے اسباب مہیا کیے کہ نہیں واضح ہے کہ نہیں؟ کہتے ہیں نہیں! عربی زبان میں نازل ہوا اور استویٰ استولیٰ ہی ہے۔

اچھا کس کا شعر ہے؟ کرسچن کا شعر ہے۔ عربی پھر کرسچن بھی ہے اخطل کی طرف منسوب ہے آج تک پتہ نہیں چلا کہ اس نے کہا ہے یا نہیں کہا۔ شرم نہیں آتی ایک کرسچن کی بات کو لے لیتے ہو اور ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان کو چھوڑ دیتے ہو کیا یہ مسلمان یہاں تک گر جائے گا کبھی کسی نے سوچا تھا؟!

آگے دیکھیں شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "وقد حذرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك" (اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے)۔ کس چیز سے؟ "من ذلك" (کہ ہم اس تفرقے میں نہ پڑیں اور اس سبب کو نہ اپنائیں جس سبب کی وجہ سے بنی اسرائیل اور یہودیوں اور پچھلی امتوں میں تفرقہ ہوا)۔ کیا تھا؟ "الإختلاف في الكتاب المنزَّل عليهم" (جو کتاب ان پر نازل ہوئی اس میں اختلاف ہوا)۔

آج جو کتاب ہم پر نازل ہوئی ہے اس میں ہمارا اختلاف ہے کہ نہیں؟ نہیں کریں اختلاف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کبھی اختلاف نہ کرنا!

"فقال"اب اس حدیث کو سنیں بڑی پیاری حدیث ہے،"فقال صلى الله عليه وسلم ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ"(مجھے چھوڑدو جس چیز پر میں نے تمہیں چھوڑا ہے)"فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ"(تم میں سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا صرف اور صرف اس چیز نے)۔ کس چیز نے؟"بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ"(کثرت سے سوال کرنا اپنے انبیاء سے اوران کی مخالفت کرنا)"فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ"(سن لو اگر میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں)"فَاجْتَنِبُوهُ"(فوراً اس سے اجتناب کرو)"وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ"(اوراگر میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس چیز میں سے اتنا عمل کرو جتنی تمہارے اندر طاقت ہے)۔

متفق علیہ، صحیح بخاری، مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس حدیث کا قصہ بھی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے کہ حج کرو۔ تو ایک شخص نے کہا کیا ہر سال اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار کی۔ پھر دوسری مرتبہ"أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟"پھر خاموشی، پھر تیسری مرتبہ"أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟"((پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال فرض ہو جاتا حج اور تم کر نہ پاتے)۔

مشکل ہے کہ نہیں؟ زندگی میں ایک مرتبہ مشکل ہے تو کتنا مشکل ہے ہمارے لیے اگر ہر سال فرض ہوتا تو پھر ہم کیا کرتے؟! پھر لوگوں کا کیا ہوتا جگہ محدود ہے کہ نہیں؟ عرفات کو دیکھیں، منیٰ کو دیکھیں، مزدلفہ کو دیکھیں، حرم کو دیکھیں لوگ کہاں جاتے؟ فرض ہے کرنا ہے ایک وقت میں سارے کے سارے مسلمانوں کو سالانہ اس مختصر محدود جگہ میں جمع ہونا تھا لیکن ﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:107)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو پھر واجب ہو جاتا(لیکن ہاں نہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے)۔اب پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حدیث لے کر آئے ہیں فرماتے ہیں "ذَرُونِي "(مجھے چھوڑ دو)"مَا تَرَكْتُكُمْ"(جس پر میں نے تمہیں چھوڑا ہے)۔کس چیز پر چھوڑا ہے؟قرآن اور حدیث واضح ہے کہ نہیں؟احکام واضح ہیں کہ نہیں؟اپنی طرف سے کیوں نئی چیز لے کر آنا چاہتے ہو جو تمہیں بتایا گیا ہے وہ تمہیں کافی نہیں ہے؟!

واللہ قسم کھا رہا ہوں اگر اہل بدعت صرف سنت پر عمل کرتے تو ان کو بدعت کا موقع اور وقت ہی نہ ملتا۔ صبح آپ اٹھتے ہیں فجر میں صبح کے اذکار پڑھتے پڑھتے کتنا وقت لگ جاتا ہے،پھر مسجد میں سے باہر نکلنا،پھر گھر میں داخل ہونا،پھر قرآن کی تلاوت اگر کرنی ہے وہ کرنا،پھر عام اذکار جو ہیں وہ پڑھنا،پھر گھر سے نکلنا، پھر گاڑی میں بیٹھنا۔یہ ساری دعائیں ہیں کہ نہیں کیا خیال ہے؟!کون سا ایسا وقت ہے جس میں ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے مجھے بتائیں لیکن اہل بدعت نے جب بدعت کا راستہ اختیار کیا تو سنت تنگ ہو گئی کہ نہیں؟ شدید تنگ ہو گئی!اس لیے پھر انہوں نے کہا کہ بدعت پر ہی ہم گزارا کرتے ہیں بس پڑھو اللہ ھو اللہ ھو کہو ایک ہزار مرتبہ کافی ہے تمہارے لیے پورا دن ہی کافی ہے تمہارے لیے(سبحان اللہ)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں"ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ"،پھر یہ بھی خبر دی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم میں سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے کیوں ہلاک ہوئے صرف یہ وجہ تھی سن لو"بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ"(اختلاف کثرت سے کیا کیونکہ سوال کثرت سے کرتے تھے)۔اختلاف کس سے کیا؟اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے اختلاف کر بیٹھے سوال پھر سوال،پھر سوال،پھر اختلاف۔مت کریں ایسا اپنی امت کو منع فرما رہے ہیں (یہ صرف اس صحابی کے لیے خاص نہیں ہے یہ پوری امت کے لیے ہے)۔

حدیث واضح آگئی ہے اب سوال کیا ہے آپ کیوں آگے بڑھنا چاہتے ہو حدیث سے؟! کیونکہ امام کا قول پیچھے ہے اس کو آگے لے کر آنا چاہتے ہیں اس لیے ایک سوال دوسرا سوال یہاں تک کہ "امام بخاری کوئی نبی تو نہیں تھا نا صحیح بخاری میں کوئی حدیث ہے تو ضعیف ہوسکتی ہے نا"۔ وہ یہ سمجھ رہا ہے بے چارا کہ یہ قول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ہی نہیں (جہالت کی انتہا!)۔

پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موذی مرض سے بچنے کا ہمیں طریقہ بھی بتایا ہے۔ کس چیز سے بچنے کا؟ ابھی مکمل علاج آگے آرہا ہے تفرقے کا علاج آگے آرہا ہے لیکن اس ہلاکت سے بچنے کا جو پہلی امتیں ہلاک ہوئیں اور یہ جو کثرت سے سوال کرنا اور پھر اختلاف کرنا اس کا ایک حل بھی بتایا ہے کیا حل ہے؟ کتنا آسان حل ہے دو لفظوں میں دو جملے ہیں "فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ" (اگر میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں فوراً رک جاؤ اجتناب کرو)۔ واضح ہے کہ نہیں؟

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ (الاسراء:32) قریب تک مت جانا کافی ہے کہ نہیں؟ اچھا دیکھنے میں کیا حرج ہے دور سے دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خوبصورت چیز پیدا کی ہے کیوں عورتوں کو نہ دیکھیں؟ کیا پردہ لازم ہے عورتوں پر کیوں عورتیں پردہ کریں؟ بے چاری کالے برقعے میں صبح وشام رہتی ہے ان پر ذرا ترس کھاؤ ذرا نکلنے دو پردے سے باہر بے چاری کو کیا جاتا ہے! ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ منع کر دیا نا اور ہر سبب جو اس کی طرف جاتا ہے اس سے منع ہے کہ نہیں؟ قریب تک نہ جاؤ یعنی زنا نہ کرو دور بعد میں ہے، زنا کے قریب تک نہ جاؤ یعنی جو چیز تمہیں زنا تک لے جاتی ہے اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ کیا فوراً رک گئے ہم لوگ؟!

"فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ" یہ تو ایک ہو گیا (الحمدللہ) سمجھ آگیا۔ "وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ" (اور اگر میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں)۔ اگر ہوتا فَفْعلوہ تو مشکل ہو جاتا ہمارے لیے رحمت دیکھیں اللہ تعالیٰ کی "وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ" (جتنی تمہارے اندر طاقت ہے اس طاقت کے مطابق اس اُمر کو بجالاؤ جو تمہیں دیا گیا ہے)، ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾۔

نماز کا حکم ہے ہم نے (مردوں نے) فرض نماز باجماعت پڑھنی ہے طبیعت خراب ہو گئی ہے بخار ہے مسجد تک نہیں جا سکتے۔ مریض جا سکتا ہے مریض ہے عذر شرعی ہے کہ نہیں؟ گھر میں پڑھ لو ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن:16)۔ ارے پانی نہیں ہے کیا کریں وقت گزرتا جا رہا ہے کیا کریں؟! تیمم کریں ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾۔

ارے مٹی بھی نہیں ہے! کسی شخص کو قید دی گئی ہے اور قید خانے میں کچھ بھی نہیں ہے لٹکا ہوا ہے، دیوار پر جو گرد و غبار ہے اس پر بھی تیمم نہیں کر سکتا، زمین پر بھی تیمم نہیں کر سکتا اسے باندھا ہوا ہے نماز کا وقت ہو گیا ہے وضو بھی نہیں ہے کیا کرے گا؟ بغیر وضو کے پڑھ لے گا؟ اسی حالت میں پڑھے گا بغیر وضو کے کس نے کہا ہے؟ ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ سبحان اللہ، "فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ"۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ" واضح ہے کہ نہیں؟ کیا دین اتنا مشکل ہے یا ہم نے مشکل بنایا ہوا ہے؟ واللہ! اگر دین کو صحیح سمجھ لیتے تو کبھی مشکل پیش نہ آتی۔

کسی چیز کو غلط سمجھ لیں آپ مشکل ہو جاتی ہے یا آسان ہو جاتی ہے؟ مشکل ہو جاتی ہے۔ ماشاء اللہ یہاں پر ڈاکٹرز، انجینئرز بڑے پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں جس چیز کو آپ غلط سمجھتے ہیں اس میں آسانی زیادہ ہوتی ہے یا مشکل زیادہ ہوتی ہے؟ مشکل زیادہ ہوتی ہے۔ تو دین میں غلط سمجھنے سے آسانی کہاں پر پیدا ہوئی مجھے بتائیں ممکن ہے؟! اور پھر نحوست ہے! دنیا میں تو گزارا کر لیں گے آپ دین میں نہیں ہوتا گزارا کیونکہ غلط سمجھنا نحوست ہے، نافرمانی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، کثرت سے اختلاف ہو گا تفرقہ ہو گا اور پھر "كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً" یہ نتیجہ ہے۔

اگلے درس میں ان شاء اللہ اس تفرقے سے بچنے کا طریقہ کیا ہے اس کو جانیں گے، علاج کی بات اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اسے تفصیل سے جانیں گے اور اتباع کیسے ہوتی

ہے جب اتباع کی بات ہوئی ہے، علاج اتباع ہے تفرقے کا اور پھر اتباع کیسے ہوتی ہے اس کا طریقہ بھی بیان فرمایا ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے اور مزید ان شاء اللہ تفصیل بیان کریں گے اس موضوع کے تعلق سے۔

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی اور منہج سلف کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں جو بھی جوڑنے کے راستے ہیں ہمارے وہ راستے آسان فرمائے اور جو بھی توڑنے کے راستے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن راستوں سے دور فرمائے محفوظ فرمائے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (22: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔